جناب قاضی عبدالکریم صاحب
مھتمم " نجم المدارس " کلاچی

ہم پاکستانی مسلمانوں کے پچاس سالہ " کارنامے "

دنیوی لحاظ سے :-

(۱). ملک کا ایک اہم بازو ہم سے کٹ گیا۔ نوے (۹۰) ھزار غیور جری اور ایماندار فوج کو ہماری لیاقت اور دیانت کی وجہ سے کفار کی قید میں جانا پڑا ۔ (۲). کرپشن کے مریض ہمارے معزز ممبران اسمبلیوں کو افسوس ہے کہ ہم بدیانتی میں پہلا نمبر حاصل نہیں کرسکے ۔

(۳). پورا ملک خاک وخون میں تڑپ رہا ہے ۔ کراچی کو فوج کے حوالہ کرنے پر باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ کہیں یہ تاریخ ڈھاکہ کو دھرانے کا پیش خیمہ ثابت نہ ہو ۔ (۴). ٹی. وی ، وی سی آر اور ویڈیو کے ذریعہ ملک کا گھر گھر قحبہ خانہ میں تبدیل کیا جارہا ہے ۔ (۵). ہندو کی جارحانہ حملوں ، خطرناک تعصبات اور کشمیر جنت نظیر وادی خون میں تبدیل کردینے اور ھزاروں نے بڑھ کر مسلمان عورتوں کی عزت وناموس فوجی درندوں کے ہاتھوں برباد کرانے کے باوجود ان سے تجارتی معاملات پر خوشی کا اظہار کرنا ۔ (۶). آج ملک کنگال ہے اس کا بچہ بچہ ھزاروں کا قرض دار ہے ، گویا ہمارا ملک نہ " زرعی " ہے نہ یہاں کوئی " زرخیز " اور لائق زمین ہے ، نہ یہاں کوئی " معمولی " سی نہر جاری ہے اور نہ ہی کسی قسم کی قدرتی کانیں دستیاب ہیں ؟ ۔ (۷). گوادر قسم کی سازشوں کے تبادل طعنے بھی کانوں سے ٹکرار رہے ہیں ۔

یہ ہیں ہمارے دانشوروں اور بزر جمہر حکمرانوں کے " ذرین " کارنامے جو ایک دفعہ نہیں باربار صدارتوں اور وزارتوں کو " زینت " بخش رہے ہیں ۔

دینی لحاظ سے :-

پاکستان نظریاتی ملک ہے اس کا واحد نظریہ اسلام ہے ۔

(۱). اس کے باوجود یہاں اسلام زیردست ہے اور اسمبلیاں بالادست ۔

مملکت پاک میں اک طرفہ تماشا　　اسلام ہے محبوس مسلمان ہے آزاد

(۲). اس اسلامی ملک کی بااختیار اسمبلیوں کا معزز ممبر بننا نہ صرف ہر فاسق فاجر بلکہ ہر بدمعاش کا پورا پورا حق ہے بلکہ اس کی بنیادی نظریہ " اسلام " کا منکر ہر غیر مسلم ہی مکمل اعزاز کے ساتھ اس کا ممبر بن سکتا ہے ۔ (اور بنے ہوئے ہیں) ۔ علاوہ ازیں روزنامہ " خبریں " اسلام آباد ، ۲ اگست

۱۹۹۴ء کے مطابق اس وقت چھ سو سولہ (۶۱۶) غیر مسلم مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں جو ۱۷ تا ۲۲ گریڈ کی تنخواہ لے رہے ہیں۔ جن میں عیسائی، ھندو اور قادیانی شامل ہیں۔ (۳)۔ اعداد و شمار کا محتاط اندازہ یہی لگایا جائے تو یہی معلوم ہوگا کہ انگریز کے ڈیڑھ سو سالہ حکومت میں پورے ہندوستان میں اتنے مسلمان عیسائی نہیں بنے جتنے کہ صرف ان پچاس سالوں میں صرف پاکستانی مسلمان مرتد ہوکر کفر کی جھولی میں جا پہنچے جس کی وجہ خالص یہ ہے کہ اس کنگال ملک کے صدر و محترم وزراء کرام اور دیگر اہم عہدوں پر براجمان حضرات کے مشاھرات اور دیگر ضروریات جن میں ان کی ملکی اور غیر ملکی دورے اور کھلاڑیوں وغیرہ کے زرمبادلات وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد شاہی خزانہ میں اتنی گنجائش بھی نہیں رہ جاتی کہ وہ ملک سے بے روزگاری کا خاتمہ کریں یا ھزاروں کی تعداد سے بہت زیادہ تعلیم یافتہ حضرات کو ملازمتیں دلاسکیں۔ اب ان بے روزگاروں کیلئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں۔ تنگدل ہوکر خودکشی کرکے جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور ایمان کی قدروقیمت سے ناواقف پڑھے لکھے" فراخ دل " ایمان کا سودا کرکے روزگار حاصل کرلیتے ہیں۔ " انا للہ وانا الیہ راجعون " تبدیلی دین کی سخت سزا تو آقایان ملک کے نزدیک انسانی حقوق کے خلاف ہے۔ رہی آزاد دینی مدارس و تبلیغ اور وعظ و نصیحت تو اولاً تو بقول مرحوم الہٰ آبادی؛

پیٹ ہے سب پر مقدم اے عزیز : گرچہ فکر آخرت ہے اصل چیز

ثانیاً یہی آزاد دینی مدارس سے تو ہمارے حکمرانوں کا روز اول سے کلیجہ منہ کو آتا رہتا ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ ان پچاس سالوں میں پاکستان کی کوئی حکومت ہی ایسی گزری ہو جس نے ان آزاد دینی مدارس کو ھضم کرنے یا ختم کرنے کا منصوبہ نہ بنایا ہو۔ اور آج کل تو امریکہ پرست پاکستانیوں کو فرقہ وراریت اور دہشت گردی کا بھوت صرف اور صرف وہیں نظر آتا ہے جہاں جہاں قال اللہ تعالیٰ اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایمان افزا صدا گونج رہی ہو۔ اور اب تو سونے پہ سہاگہ طالبان افغانستان کی راسخ العقیدہ اور بنیاد پرست، سچے اسلام کی پابند حکومت نے جب سے پوری دنیا پر واضح کردیا ہے کہ امن وامان کی زندگی اور سکھ و اطمینان قلب کی نقد دولت صرف اور صرف آمنہ کے لعل صلی اللہ علیہ وسلم کی دامان رحمت میں مل سکتی ہے تو اب تو دنیائے کفر اور ان کے متوالے طالبان اسلام کا نام سنتے ہی ہوش وحواس کھو بیٹھتے ہیں۔ یہ سیلاب کیسے رکے ؟۔ یہ ہے ہماری پچاس سالہ زندگی کا تمام نقشہ اب اپنی اس ناکام ترین زندگی پر اگر ہم خوشی کے ترانے بجانے لگیں تو دنیا کے ذی ہوش ہمیں دیکھ کر یہی کہینگے کہ

حیا و شرم وندامت اگر کہیں بکتے تو ہم ہی لیتے کسی اپنے مہربان کیلئے

روز مسرت یا یوم ندامت :۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دن ہمارے لئے بجائے یوم مسرت کے یوم ندامت ہے اور ہمارا عقلی اور شرعی فریضہ ہے کہ ہم سے اس طویل عرصہ تک اس عظیم نعمت آزادی بصورت عطیہ پاکستان کی جو بیقدری ہوئی اس پر رورو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں ۔ جو لوگ صرف حرص دنیا کے قائل ہیں اور ان کا نظریہ بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست کا ہے ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے ۔ آخرت پر یقین رکھنے والے علماء کرام، مشائخ عظام اور دینی مراکز کے دینی جرائد ۔ اگر صدق دل سے واضح اسلام کے ان تین بنیادی باتوں کو اپنا مقصود بنالیتے ہیں کہ

(الف) ۔ اس ملک کی اسمبلیوں سے بالادستی چھین کر قرآن وسنت اور اجماع امت کی جھولی میں ڈال دینا ہے ۔ (ب)۔ پاک اسمبلیوں کو غیر مسلموں اور بدمعاشوں سے پاک کرانا ہے ۔

(ج)۔ اور انتخابات ارباب حل وعقد کے ذریعہ منظور کرنا ہے ۔ تو انشاء اللہ دین اسلام کی عظمت رفتہ کی واپسی اور ملک کے امن واستحکام کا منظر قابل دید ہوگا ۔" واللہ علی مانقول وکیل ۔"

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

ملت کی ترقی کا راز

قرآن حکیم نے ملت کی بقا و استحکام اور مسلمانوں کی ترقی و عروج کا راز ، اتفاق ، اور اتحاد میں رکھا ۔جب تک مسلمان ایک رہے غالب رہے ۔جب سے یہ وحدت ختم ہوئی غلبہ بھی جاتا رہا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا پر جب تک عمل کیا جاتا رہے گا دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت مسلمانوں کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ و مساعی اور اسلام کے تدریجی ارتقاء پر نظر ڈالیں تو ہر عنوان اسلامی تاریخ کے ہر کامیاب دور کے پس منظر میں ملی وحدت اور اہل اسلام کا اتحاد کارفرما نظر آئے گا ۔

(ارشاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز